حیدر آباد کے چند کتب خانوں میں حدیث کی اردو قلمی کتابیں

از

(جناب نصیر الدین صاحب ہاشمی)

چند سال پہلے رسالہ معارف میں مولانا ابو یحییٰ امام خاں صاحب نے ایک مضمون "ہندوستان میں علم حدیث کی تالیفات" کے عنوان سے شائع کیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مضمون معلومات آفریں اور بڑی کاوش سے قلمبند ہوا تھا۔ مگر مضمون میں شروع سے آخر تک جس قدر کتابوں کا ذکر کیا گیا تھا وہ تقریباً سب کی سب شمالی ہند سے متعلق تھیں۔ جنوبی ہند کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا تھا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ شمالی ہند میں مسلمانوں کے قدم آنے کے پہلے جنوبی ہند میں وہ تاجر اور مبلغ کی حیثیت سے آچکے تھے۔ اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ جنوب میں آنے والے اصحاب میں کئی محدثین بھی تھے ان لوگوں کی اولاد نے اپنے اجداد کی میراث کو ترقی دی علم و فن میں اپنا مقام بنایا۔ اول تو حدیث کی عربی کتابیں لکھیں اور پھر فارسی اور دکنی کی جانب متوجہ ہوئے۔ اس کے علاوہ دکن کی اسلامی حکومتیں یعنی بہمنی، عادل شاہی اور قطب شاہی وغیرہ علم و فن کی سرپرست رہیں اس لئے عراق، عرب اور ایران سے سینکڑوں علما، فضلا دکن آئے جن میں محدث بھی تھے اس موقع پر یہ تو سر دست دشوار ہے کہ دکن کی علم حدیث کی تمام تالیفات کی تفصیل کی جائے یہاں بعض حدیث کی اردو قلمی کتابوں کا تعارف کرانا مقصود ہے۔

یہ ایک حقیقت نفس الامر ہے کہ اردو زبان میں مذہب اسلام کا جو ذخیرہ فراہم ہو گیا ہے وہ غالباً فارسی میں بھی نہیں ہے۔ اگر مذہبی ایک ایک فن مثلاً تجوید۔ تفسیر۔ حدیث وغیرہ کو منتخب

کر کے اردو قلمی اور مطبوعہ کتابوں کا جائزہ لیا جائے تو اس کے لئے طویل صفحات کی ضرورت ہوگی۔ اس موقع پر ہم صرف حدیث کی ان قلمی کتابوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو حیدرآباد کے چند کتب خانوں یعنی کتب خانہ آصفیہ۔ کتب خانہ نواب سالار جنگ مرحوم۔ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ اور کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ بلحاظ حروف تہجی ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے

(۱) انوار محمدی ——— یہ جامعہ عثمانیہ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ (سروری صفحہ ۲۱ صفحہ ۲۹۲ سطر ۱۶ سائز ۷×۶ انچ سنہ تالیف سنہ ۱۲۱۲ھ

یہ شمائل ترمذی کا اردو نثر میں ترجمہ ہے۔ اس کو مولانا علی جونپوری نے (جو کرامت علی سے موسوم تھے) کیا ہے۔ نفس مضمون کے پہلے ایک مختصر دیباچہ ہے اس میں اصل عربی متن بھی ہے اور ساتھ ساتھ ترجمہ شامل ہے۔ بقول پروفیسر سروری صاحب یہ نسخہ خود مترجم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے

آغاز "سب تعریف اللہ ہی کے واسطے لائق ہے جس نے ہم سب کو اپنے تمام مخلوقات سے افضل کرنے کے لئے آدمی بنایا اور سب امتوں سے عزت دینے کے لئے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا کیا"

(۲) ترجمہ زواجر (موسومہ ترجمہ آدم فی الحدیث)

اس کتاب کے کتب خانہ آصفیہ میں (تین) نسخے اور کتب خانہ سالار جنگ میں (دو) نسخے ہیں

(الف) کتب خانہ آصفیہ

۱۔ نمبر (۱۴۲۶) حدیث۔ سائز (۹×۶) صفحہ ۱۵۰ سطر ۱۵

۲۔ نمبر حدیث (۱۵۴۲) سائز (۹×۶ انچ) صفحہ (۲۵۱) سطر ۱۱

۳۔ نمبر مواعظ (۱۶۵) سائز (۱۰×۵ انچ) صفحہ (۲۰۲) سطر ۱۵

(ب) کتب خانہ سالار جنگ

۱۔ نمبر (۱۵۲) سائز (۱۲×۷ انچ) صفحہ (۱۵۴) سطر ۱۵

۲۔ نمبر (۵۴۹) سائز (۸×۵½ انچ) صفحہ ۸۰ سطر ۱۳

زواجر حدیث کی مشہور کتاب ہے جس کو امام ابن حجر ہیثمی نے مرتب کیا تھا اُس میں ایسی حدیثیں

جمع ہیں جن کو آنحضرت صلعم نے مختلف قسم کے گناہ گاروں کو ان کی گنہ کی تنبیہہ میں ارشاد فرمایا ہے ترجمہ آدم فی الحدیث اس کا اردو ترجمہ ہے جو بعہد حکومت امیر الہند عمدۃ الامراء (۱۲۱۰ ھ تا سنہ ۱۲۱۶ ھ) ہوا ہے۔

عمدۃ الامراء ارکاٹ کے حکمران تھے اور محمد علی خاں والاجاہ کے فرزند تھے۔ ان کے بعد مسند نشین ہوئے اور صرف چار سال کے بعد انتقال کر گئے۔ یہ کتاب بارہ ابواب پر منقسم ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

۱۔ نماز اور وضو کا بیان

۲۔ ماں باپ کی فرماں برداری

۳۔ زنا اور حرام کاری

۴۔ مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ زنا کرنا

۵۔ مرد کے حقوق

۶۔ عورت کے حقوق

۷۔ خودکشی۔ قتل اور اسقاطِ حمل

۸۔ زکوٰۃ

۹۔ سود

۱۰۔ شراب خوری

۱۱۔ مصیبت میں رونا اور نوحہ کرنا۔

۱۲۔ گناہ کبیرہ

مترجم نے اس امر کی صراحت کی ہے کہ پانچویں اور چھٹے باب کو تنبیہہ الغافلین سے ماخوذ کیا ہے ایک زمانہ میں یہ کتاب طبع ہوئی ہے مگر اب نایاب ہے۔ قلمی نسخے بعض کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں چنانچہ ان کی صراحت کر دی گئی ہے۔

آغاز: الحمد للہ رب العالمین الخ جمیع حمد و ثنا خدا کے لئے سزاوار ہے جو گنہ گار کے

زہر کے تئیں توبہ کا زہر مہرہ بخشا ہے اور عصیاں کے کوہ کے تئیں عاصی کے عذر و حیلہ کی ٹانکی سے اکھاڑ دیا ہے

(۳) ترجمہ مرغوب القلوب

افسوس ہے کہ اس کے مترجم کا نام معلوم نہیں ہوا مگر یہ پایا جاتا ہے کہ . . ۱۱ ھ کے اوائل میں یہ ترجمہ ہوا ہے۔

کتاب چند ابواب میں تقسیم ہے جن کی صراحت یہ ہے۔

۱۔ توبہ

۲۔ نفس ۔ دل ۔ روح

۳۔ وضو

۴۔ ترکِ دنیا

۵۔ تجرید اور تفرید

۶۔ خودی کی شناخت

۷۔ عشق

۸۔ معشوق

۹۔ فنا اور بقا

سفر از دنیا

ہر باب میں اولاً حدیث لکھی گئی ہے بعض میں قرآنی آیت بھی ہے اس کے بعد اس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

یہ کتاب کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے ۔ حدیث (۶۱۲) سائز (۱۰×۶ انچ) صفحہ (۱۸)

آغاز کی عبارت یہ ہے ۔

"کل امر ذی بال لم یبدء الخ

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہے جو کہ کچھ کام کرے گا کوئی خدا کا ناؤں نالیکو تو او کام پائمال ہوئیگا

الحمد للہ رب العالمین - سرانا نوازنا خدا کون کبوت کہ اوپانے بارا ہے عالم کون"

(۴) ترجمہ مشکوٰت نمبر حدیث (۷۶۵) سائز (۱۶ × ۹ انچ) صفحہ ۹۹۹ سطر ۲۵ یہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے -

یہ حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ ہے - اس کا اردو ترجمہ سنہ ۱۱۵۰ھ کے بعد سنہ ۱۲۰۰ھ کے قریب کسی نے کیا ہے اس کتاب کے مترجم کا نام معلوم نہ ہوسکا یہ نسخہ سنہ ۱۲۷۰ھ میں ایک صاحب علم دولت مند شخص کے ملک میں رہا ہے کیوں کہ محمد ابو سعید خاں تہور جنگ کی مہر ثبت ہے یہ نسخہ اس سنہ میں نقل ہوا ہے کیوں کہ خاتمہ پر حسب ذیل عبارت ہے -

"ربکے فضل سیں یہ کتاب مشکات شریف دکھنی شرح کا لکھنا آج کے روز یکشنبہ کا دن تاریخ ستارین رجب المرجب سن بارہ سو اٹھتر ہجری کو بخیریت اختتام پایا -"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جس سنہ میں اختتام کو پہنچی ہے اس سنہ میں تہور جنگ کی مہر ہے اس لئے یہ پایا جاتا ہے کہ موصوف کے لئے ہی یہ کتاب نقل کی گئی یا انھوں نے اس سنہ میں خریدی ہے

آغاز کی عبارت یہ ہے

در رکن اول کسب کرنا اور حلال کھانے کے بیان میں اس میں بیں باب ! در سات فصل ہیں اور تین سو نو حدیث ہیں - باب اول اس میں تین فصل اور تیس پر ایک حدیث ہیں - فصل اول اس میں گیارہ حدیث ہیں - پہلے حدیث عربی میں لکھی گئی ہے اس کے بعد اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے - لفظی ترجمہ ہے -

(۵ تا ۸) چہل حدیث

اس نام سے کئی نسخے ہیں ہم یکے بعد دیگرے کتب خانوں کے لحاظ سے صراحت کرتے ہیں

(الف) کتب خانہ آصفیہ میں چہل حدیث کے نام سے (۲) قلمی کتابیں ہیں

(۱) چہل حدیث ہے نمبر (حدیث ۵۹۸) سائز (۷ × ۴ انچ) صفحہ ۱۲۶

سنہ ۱۱۰۰ھ میں ترجمہ ہوا ہے مترجم کا نام معلوم نہ ہو سکا - اس رسالہ میں چالیس مختلف حدیث سیاہی سے لکھی گئی ہیں اس کے نیچے اس کا ترجمہ سرخی سے لکھا گیا ہے - حدیثیں مختلف النوع

ہیں۔ آغاز یہ ہے۔

"تمام شکر سزاوار اللہ تعالیٰ کیں اور رزق دیتا ہے تمام عالم کوں۔ معمور عاقبت کی خوبیاں پرہیزگاروں کوں،

درود ہور اسلام اوپر رسول کے اچھو او صاحب نام ان کا محمد ہور ان کی آل اوپر ان کے اصحابات کے اوپر

ہور سارے مسلمانان کے اوپر جیکوئی پڑیکا چہل حدیث یاد رہے گا چالیس حدیث کوں میری امت کا

تاوں رکھے گا اللہ تعالیٰ بیچ آسمان کے نبی کر کر۔"

(۲) چہل حدیث نمبر (۴۸۹) سائز (۸×۵ انچ) صفحہ ۲۳ سطر ۱۵

اس کے مترجم کا نام بھی ظاہر نہیں ہوتا۔ سنہ ۱۲۲۵ھ کے بعد کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے اس میں بھی چالیس مختلف حدیثیں شامل ہیں۔

آغاز یہ ہے

الحمد للہ رب العالمین الخ

"ایک عربی حدیث لکھی گئی ہے اس کے بعد یعنی فرماتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی چالیس حدیث میری امت میں یاد کریں گے تو آسمان میں نام اس کا ولی بولیں گے زمین میں فقہ کا عالم بولیں گے محشر میں اس کو صالح لوگوں کے ساتھ ملا دیں گے۔"

(ب) کتب خانہ نواب سالار جنگ میں چہل حدیث کے نام سے دو[2] نسخے ہیں۔

(۱) نمبر ۳۰۹ سائز (۷×۶) صفحہ ۱۰۰ خط شکستہ

اس کے مترجم کا نام معلوم نہ ہو سکا البتہ زبان کے لحاظ سے اوائل سنہ ۱۱۰۰ھ کا ترجمہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

اس رسالہ میں چالیس مختلف النوع حدیثیں درج ہیں اولاً عربی میں حدیث لکھی گئی ہے اور اس کے نیچے اردو میں معنی لکھے گئے ہیں۔

آغاز

"رسول اللہ کے عوض تان پر ہور الخ کے باران پر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت پیغمبر نے فرمایا درود ہور

سلام بھیجو خدا تعالیٰ اوپر من حفظ علی امتی اربعین حدیث یعنی جو کوئی یاد کرے گا میری امت میں کا میری چالیس باتاں کوں۔

(۲) ترجمہ چہل حدیث نمبر (۱۶۹) سائز (۷×۶ انچ) صفحہ ۸۲ سطر ۵

مترجم نامعلوم اوائل سنہ ۱۱۰۰ھ کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے کتابت سنہ ۱۲۳۷ھ

اس رسالہ میں بھی چالیس مختلف حدیثیں لکھی گئی ہیں۔ اولاً عربی میں حدیث لکھی گئی ہے اور اس کے نیچے سرخی سے معنی لکھے گئے ہیں:۔

آغاز

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... تمام شکر سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کو رزق دیتے رہے سب عالم کوں ...... عاقبت کے خوبیاں پرہیزگاراں کوں۔ درود ہو سلام اور رسول کے اور صاحب ہے نام ہے ان کا محمد اور ان کے آل ہور اصحاب کے اوپر کہتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کون پڑیگا ہور جو کوئی یاد رکھے گا چالیس حدیث کوں"۔

(ج) کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو میں چہل حدیث کے نام سے ایک نسخہ ہے۔

نمبر (۲۳۳) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۸) سطر ۱۲

یہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی جمع کردہ چالیس حدیثوں کا ترجمہ ہے ۱۲۳۲ھ میں یہ نسخہ لکھا گیا ہے کاتب میر فخر الدین ہے یہ کاتب ہی مترجم معلوم ہوتے ہیں۔ جگہ جگہ حاشیہ پر وضاحت بھی کی گئی ہے

آغاز

"بعد تعریف خدا کے اور درود مصطفیٰ کے یہ چالیس حدیثیں مستند ہیں صحیح سند کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک ان کے بول تھوڑے ہیں اور مقصد بہت ہیں کہ پڑھے ان کو کھلی بات جاننے والا"۔

(۹) رسالہ حدیث

یہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے نمبر (۲۰۸) سائز (۱۲×۶ انچ) صفحہ ۵

اس رسالہ میں چند حدیثیں درج ہیں جو مختلف النوع کی ہیں

آغاز

بیان کرتے ہیں سجدیاں کا کہ سجدے بار ہیں ایک سجدہ بندگی کا ہے اور یک سجدہ تحیت کا ہے یعنی سلام رب ہے تعظیم کے بدل۔

(۱۰) سراج الغیوۃ شرح شمائل ترمذی حصہ اول و دوم، سوم و چہارم۔

یہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے (حدیث ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹) سائز (۱۲×۸) صفحہ ۵۳۰، ۴۴۰ و ۳۲۷ و ۳۲۹ و ۴۴۳ و ۱۶۳ ہے سطر (۱۷) خط نسخ و نستعلیق تاریخ ترجمہ ۱۲۵۶ھ مترجم سید بابا قادری سید بابا قادری حیدرآباد کے متوطن تھے ان کے والد کا نام سید شاہ محمد یوسف قادری تھا اور دادا سید شاہ محمد قادری تھے۔ سید بابا قادری اپنے وقت کے ایک اچھے عالم تھے عربی فارسی کی اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے۔

انھوں نے ایک تفسیر بھی قلم بند کی ہے جس کا نام تفسیر فوائد بدیہیہ اور تفسیر منزیل بھی ہے

انھوں نے اس ترجمہ شمائل میں بیان کیا ہے کہ لوگوں کو اس قسم کی دینی کتابوں کی طرف رغبت نہیں ہے لیکن جو لوگ اس کے شائق معلوم ہوتے ہیں وہ لبا غنیمت ہیں۔ تفسیر کو بھی انھوں نے اپنے چند دوستوں کے اصرار سے قلمبند کرنے کا ذکر کیا ہے اور اس ترجمہ کے متعلق صراحت کرتے ہیں کہ دو اشخاص کی فرمائش سے اس ترجمہ کو کیا گیا ہے ایک تو کوئی دوست محمد علی نام تھے دوسری شخصیت ایک خاتون کی ہے۔ یعنی منیر النساء بیگم۔ مترجم نے ان کے متعلق یہ بھی صراحت کی ہے کہ نظام الدولہ رئیس دکن (آصف جاہ ثانی) کی دختر ہیں اور ہمیشہ خدا کی عبادت میں مصروف رہا کرتی ہیں۔ فقرا اور اہلِ باطن سے دلی شفقت ہے۔ ان کے ہی زیادہ اصرار پر انھوں نے اس کو مکمل کیا ہے۔

جیساکہ تذکرہ کیا گیا ہے یہ کتاب چار جلدوں میں تقسیم کی گئی ہے اولاً دیباچہ ہے جو فارسی میں ہے اس کے بعد نفس مضمون شروع ہوا ہے اولاً عربی میں حدیث لکھی گئی ہے اس کے بعد ترجمہ اور شرح ہے۔ دس سال کی مدت میں اس کو مکمل کیا گیا ہے خاتمہ میں انھوں نے اس کی صراحت

کردی ہے ۔آغاز اور اختتام کی عبارت حسب ذیل ہے۔

آغاز

الحمد للہ الذی الخ

"اما بعد احقر العباد والمحتاج الی رب العباد سید بابا القادری الحیدرآبادی ابن حضرت سید شاہ محمد یوسف القادری غفر اللہ ..... چنین گوید کہ پس از تالیف تغیر تنزیل برزبان ہندی خواست کہ بعض احادیث رابزبان ہندی ترجمہ کنند"

اصل مضمون کے اردو ترجمہ کا انداز یہ ہے ۔

"ابوبکر صدیق کہے اے بلال اپنی آنکھوں کین نیند سے نگاہ رکھ پس بلال نماز میں مشغول ہوتے جس قدر ہوسکا نماز ادا کئے بعد اس کے اپنی اونٹ کی کاٹھی سے تکیہ لئے آنکھیں بند کئے"

"خاتمہ ... الحمد للہ کہ رمضان شریف کی سترویں تاریخ یکشنبہ کے روز سنہ ۱۲۶۶ھ میں شمائل ترمذی کی شرح کرنے سے فراغت ہوئی"

(۱۱) صراط مستقیم

یہ کتاب کتب خانہ آصفیہ میں ہے نمبر (حدیث ۴۴۱۵) سائز (۹×۷ اینچ) صفحہ (۱۳۰) اس کے مترجم شاہ محمد دکنی کے ایک عالم ہیں سنہ ۱۱۵۰ھ کے قبل مرتب کیا ہے ۔

اس کتاب میں مختلف النوع حدیث جمع کئے گئے اور بعض قرآنی آیتیں بھی ہیں لیکن زیادہ تر ایسی حدیثیں ہیں جو گناہ سے اجتناب کرنے سے متعلق ہیں۔

آغاز

"این رسالہ ایکست مسمی بہ صراط مستقیم بوجہ کہ مرید حقیقی نے ارادت کاملہ سے اپنے تاثر سے قہر کے اور لطف کے ہر عضو آدمی کے وجود کا کیا از راے ظاہر کے اور کیا از راے باطن کے دیا اور گناہ صغائر سے اور کبائر سے تعبیر کیا ہے"

(۱۲) مقامات شاکر

یہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے نمبر (حدیث ۱۹۰۷) سائز (۱۲×۸) صفحہ ۵۳۲۔ اس کے مولف ابو الخیر محمد عبد الشاکر ہیں سنہ ۱۲۵۰ھ کے مابعد کی کتاب معلوم ہوتی ہے۔

کتاب تیس باب پر منقسم ہے چند ابواب کے عنوان یہ ہیں۔

شکر الٰہی۔ شرک۔ علم۔ سماع۔ وعظ۔ عقوبات۔ چغلی۔ کلمہ طیبہ۔ نماز وغیرہ

آغاز

"بعد حمد اور صلوٰۃ کے فقیر حقیر غریق بحر عصیان الراجی بفضل اللہ تعالیٰ ابو الخیر محمد عبد الشاکر ابن محمد عبد القادر کان اللہ لہ ولوالدیہ اپنے نفس سرکش کو خطاب کرتا ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہ وعم نوالہ نے انسان کو اشرف مخلوقات پیدا کیا اور اس کو انواع واقسام کی نعمتوں سے ممتاز و سرفراز فرمایا ہے۔"

(۱۳) قیامت نامہ۔ یہ کتاب سالار جنگ کے کتب خانہ میں (۲۳۶) سائز (۸×۶ انچ) صفحہ ۱۱ سطر (۱۱) مولف کا نام معلوم نہیں ہوا۔ سنہ ۱۲۰۰ھ کے مابعد کی تالیف معلوم ہوتی ہے۔ اس میں صرف وہ حدیثیں جمع کی گئی ہیں جو روز قیامت ہونے والے واقعات کے متعلق ہیں۔ انھیں امور کو ظاہر کیا گیا ہے۔

آغاز

"روایت کرتے ہیں معاذ بیٹے جبل کے رضی اللہ عنہ یک روز خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کئے کہ قول ہے خدا تعالیٰ کا یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ بوجہ سخت آیت بھیجی رسول اللہ علیہ السلام کی انکھاں نے انجو بھوت سے لگے۔"

(۱۴) تقریر بخاری۔ یہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے نمبر حدیث (۱۴۳۳) سائز (۱۰×۵ انچ) صفحہ (۳۵۰) سطر ۱۴ مولانا محمود حسن دیوبندی کی تالیف ہے۔ جو سنہ ۱۳۳۳ھ میں ہوئی ہے مولانا محمود حسن کے متعلق کسی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے موصوف عصر حاضر کے ان علماء میں شامل تھے جنھوں نے اپنے علم کی وجہ سے شہرت حاصل اور اپنی بہترین کردار کے باعث اپنا نیک کام چھوڑ گئے۔

اس کتاب میں سید محمد بشیر عبد اللہ حسینی دیوبندی نے اپنے استاد مولانا محمود حسن سے جو تقریریں احادیثِ صحاح کے متعلق سنی ہیں ان کو ضبط تحریر میں لائے ہیں۔ اور حدیثوں کے متعلق جو تاویل، تطبیق، توجیہہ و تحقیق مولانا نے فرمائی اس کو قلمبند کر لیا گیا ہے۔

"آغاز

"بدالوحی۔ اس بات کو بیان کرنے میں کہ کیفیت وحی کی کیا تھی اور کیفیت بھی ابتدا کی کہ کس طرح ابتدا ہوئی اور بخاری کا طرز ہے۔ . . . . کہ کسی ترجمہ کے لئے جو صحابی کا قول یا آیت ہوتی ہے تو بیان کر دیتے ہیں کبھی اس لئے کہ اس میں کچھ تفصیل ہوتی ہے اور حدیث کے باب میں کس قسم کا رجحان تھا۔"

اگرچہ ان قلمی کتابوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے مگر اس کے بعد جو حدیث کی کتابیں ترجمہ ہو کر شائع ہوتی ہیں ان کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ یہاں یہ منشا نہیں تھا کہ دکن میں اردو کی حدیث کی کتابوں پر تنقید کی جائے اور ان کی تفصیلی صراحت ہو بلکہ صرف کتب خانوں میں ان کے موجود رہنے کا داخلہ اربابِ علم کے علم میں لانا مقصد تھا جو اس مضمون سے پورا ہو جاتا ہے اگر کبھی موقع ہو تو دکن کی حدیث کی کتابوں کی صراحت کی جا سکتی ہے۔

جدید بین الاقوامی سیاسی معلومات

"بین الاقوامی سیاسی معلومات" میں سیاسیات میں استعمال ہونے والی تمام اصطلاحوں، قوموں کے درمیان سیاسی معاہدوں، بین الاقوامی شخصیتوں اور تمام قوموں اور ملکوں کے سیاسی اور جغرافیائی حالات کو نہایت سہل اور دلچسپ انداز میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے یہ کتاب اسکولوں، لائبریریوں اور اخباروں کے دفتروں میں رہنے کے لائق ہے، جدید ایڈیشن جس میں سیکڑوں صفحات کا اضافہ کیا گیا ہے قیمت مجلد آٹھ روپے (۸عہ) علاوہ محصول ڈاک

منیجر:۔ ندوۃ المصنفین اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی ۶